سوال

(214) عورت کا عشاء کے وضوسے تہجد پڑھنا

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

کیا اس عورت کے لیے جائز ہے کہ آدھی رات کے بعد قیام اللیل (تہجد) کے لیے عشاء کے وضو سے ہی یہ نماز پڑھ لے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اس عورت کو چاہیئے کہ اس عارضہ سے پہلے کی عادت پر عمل کرے۔ اسے مہینے کے شروع میں چھ دن حیض کے قرار دینے چاہئیں اور ان کے لیے حیض کا حکم ہو گا، اور اس کے بعد استحاضہ ہے۔ اسے غسل کر کے نماز روزہ شروع کر دینا چاہئے اور خون کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے استحاضہ آتا ہے اور میں پاک نہیں رہتی ہوں، تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، یہ ایک رگ کا خون ہے، تجھے چاہیئے کہ ان ایام کے بقدر جو تجھے پہلے حیض آتا تھا نماز چھوڑے رہ، پھر غسل کر اور نماز پڑھ۔" (صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الدم، حدیث: 228۔ صحیح بخاری، کتاب الحیض، باب الاستحاضة، حدیث: 306۔ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها، حدیث: 333) یہ صحیح بخاری میں ہے اور صحیح مسلم میں ہے کہ آپ نے ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ: "اتنے دن رکی رہ جتنے دن کہ تجھے تیرا حیض روکے رکھتا تھا، پھر غسل کر اور نماز پڑھ۔" (صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها، حدیث: 334۔ سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب من قال اذا اقبلت الحيضة تدع الصلاة، حدیث: 285)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام ومسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 215

محدث فتویٰ